انتقاد

قرآن کے آئینی احکامات

مولف : برگیڈیر گلزار احمد (ریٹائرڈ)

صفحات : ٥٦

مطبع : پنجاب ایجوکیشنل پریس - لاهور

برگیڈیر گلزار احمد صاحب پاکستان کے مشهور اهل قلم هیں۔ ان کا انگریزی کتابچه "The Constitutional dictates of Qurā'n" (قرآن کے آئینی احکامات) همارے پیش نظر ہے۔ اس میں آپ نے تعارفی کلمات کے بعد مختلف ابواب میں تدوین قانون ، عدلیه ، سیاسی و معاشی نظام ، دفاع ، اسلامی حکومت کے تعلقات داخله و خارجه پر قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بڑے اچھوتے انداز میں بحث کی ہے۔

جیسا که کتاب کے موضوع سے ظاهر ہے مصنف نے آئینی دفعات کا ماخذ قرآن کریم کی آیات کو بنایا ہے۔ اس سے اندازه هوتا ہے که برگیڈیر گلزار صاحب نے عنوانات کو ترتیب دیتے وقت قرآن کریم کا گهرا مطالعه کیا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی یه کوشش قابل تحیسن ہے۔ فاضل مصنف کی اس بهترین تصنیف پر مبارکباد پیش کرتے هوئے هم ان کی توجه مندرجه ذیل نکات کی طرف مبذول کرانا چاهتے هیں۔

(١) قرآنی ارشادات گو اس بارے میں واضح هیں که مذهب کے معاملے میں کسی پر جبرنہیں، (لا إكراه في الدين - قرآن) لیکن اس کے ساتھ هی قرآنی احکامات یه بھی هیں که :۔

(الف) و اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل

" اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو "

(سورۃ النساء آیت ۵۸)

(ب) إنا انزلنا إليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله

" اے نبی! ہم نے آپ پر یہ حق بیان کرنے والی کتاب اس لئے اتاری ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس (حق) کے ذریعے جو اللہ نے آپ کو دکھلایا ہے فیصلہ کریں "

(سورۃ النساء آیت ۱۰۴)

ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلم شہریوں کے لئے علیحدہ عدالتیں قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے شہری حقوق مساوی ہونگے اور وہ مسلمانوں کی طرح اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے میں آزاد ہوں گے۔ ملکی عدالتیں ان (لوگوں) کے درمیان انصاف کے قیام کی ذمہ دار ہوں گی۔ قرآن نے انہی غیر مسلم شہریوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس ان الفاظ میں دلایا ہے کہ : ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ألاتعدلوا إعدلوا هو اقرب للتقوی۔ یعنی " کسی (غیر مسلم) قوم کی دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو، تم انصاف کرو کہ یہ تقوی سے زیادہ قریب ہے "

(سورۃ المائدہ آیت ۹)

(۲) اگر مال کی زکواۃ ادا کر دی جائے تو اسلام " بچت " پر پابندی عائد نہیں کرتا۔ چنانچہ " بخل " اور " کتمان " جیسے قرآنی الفاظ اس قسم کے مال کے لئے استعمال نہیں کئے جا سکتے اور اسے آیت پاک " الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل و یکتمون ما انعم الله من فضله " (جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے

اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ (سورۃ النساء آیت ۳۸) کے ذیل میں نہیں لایا جا سکتا۔ بلکہ قرآن کی مختلف آیات (مثلاً آیت ۳۹ سورہ الروم آیت ۴ سورہ لقمن وغیرہ) تو یہ بات واضح کرتی ہیں کہ حلال ذریعوں سے اکتساب کئے ہوئے سارے مال کو صدقات و خیرات کرنے پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) بیت المال یا اسٹیٹ بنک اور بنکاری کے بارے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اگر "امداد باهمی" کی بنیاد پر اور اسٹیٹ بنک کی نگرانی میں پرائیویٹ (نجی) بنک قائم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ان کے قواعد میں بنیادی بات یہ ہونی چاہئے کہ ان کے ساتھ معاملہ کرنے والے باقاعدہ "حصہ دار" متصور ہوں۔ قرض کی رقوم دینے کے لئے فی صد یا فی ہزار کے حساب سے کچھ رقم بطور فیس مقرر ہو، تاکہ سود لینے دینے کی نوبت نہ آئے۔

(۴) اسلامی حکومت میں جب نجی ملکیت کی اجازت ہے تو پھر نجی صنعت کی اجازت کیوں نہیں ہو سکتی؟۔ حکومت عام آدمی کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لئے "امداد باهمی" کی بنیاد پر نجی صنعت کے قیام کی حوصلہ افزائی کرے گی۔

(۵) زکواۃ اور دوسرے صدقات حکومت وصول کرے اور انہیں قرآن کے بتائے ہوئے مصارف پر خود خرچ کرے۔ ملک کے ہر حصے کے ذیلی دفاتر میں اس مد کی آمدنی کا باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ اور مقامی مستحق لوگوں کی فہرست بنانے اور ان میں زکواۃ تقسیم کرنے کے لئے ڈاکخانے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(۶) دفاعی امور کے محکموں میں غیر مسلموں کے تقرر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم، خلفاء راشدین، نیز

اُموی اور عباسی حکومتوں کے ادوار میں غیر مسلموں کو دفاعی امور میں شامل کیا جاتا رہا ہے۔ برصغیر میں شہنشاہ اورنگ زیب چند غیر مسلم جرنیلوں کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

آخر میں ایک بار پھر ہم فاضل مصنف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش درحقیقت ان لوگوں کے لئے مواد فراہم کرتی ہے جو قرآن کی روشنی میں ملکی آئین مرتب کرنے کے خواھاں ہیں۔

محمد صغیر حسن معصومی۔

انگریزی سے اردو ترجمہ :۔ طفیل احمد قریشی ۔